تبصرہ

The Presint Crisis in Islam and our future Educational Programme — از جناب محمد فضل الرحمٰن صاحب ایم۔ اے (علیگ) تقطیع خورد ضخامت ۷۷ صفحات ٹائپ جلی اور روشن

قیمت ۱۲ر پتہ:۔ علیگڈھ بکس اینڈ نیوز پیپرس ایجنسی نمبر ۶ شبلی روڈ مسلم یونیورسٹی علیگڈھ

ایک مدت سے مفکرین اسلام اور ہندوستان کے مسلمان ماہرین تعلیم اس بات کی شدید ضرورت محسوس کر رہے ہیں کہ مسلمانوں کے نظامِ تعلیم کو ان کی قومی اور اجتماعی ضرورتوں کے مطابق بنایا جائے۔ اس سلسلہ میں متعدد تجاویز کتابیں اور مقالات شائع ہو چکے ہیں۔ زیر تبصرہ کتاب بھی جو لائق مصنف کی ایک بڑی کتاب کا حصہ ہے اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے اس میں پہلے یہ بتایا گیا ہے کہ ہمیں اپنے الگ نظامِ تعلیم کی کیوں ضرورت ہے اس نظام کے مقاصد کیا ہوں گے۔ اس کے بعد مصنف نے نظام کا ایک خاکہ پیش کیا ہے جس کی تفصیلات میں اگرچہ بحث و نظر کی کافی گنجائش ہے لیکن اس خاکہ کا جو بنیادی تخیل ہے یعنی یہ کہ مسلمان بحیثیت مجموعی اسلامیات و دینیات کے بڑے فاضل علما بھی ہوں اور جدید نظری اور عملی علوم و فنون کے الگ الگ ماہر بھی۔ ہم اس سے بالکل متفق ہیں مصنف نے دینیات کی دو قسمیں کی ہیں ایک لازمی اور دوسری اختیاری۔ پھر علوم و فنون کے مختلف گروپ بنا کر ان کو کئی حصوں میں تقسیم کر دیا ہے ان میں سے ہر گروپ کے لئے انھوں نے دینیات لازمی رکھی ہے اور ہر گروپ کی تشکیل میں انھوں نے اس کا لحاظ رکھا ہے کہ جو طلبا کسی گروپ سے فارغ ہو کر نکلیں وہ اپنے مضامین میں ماہر و فاضل ہونے کے ساتھ فکر و اعتقاد کے اعتبار سے سچے اور پکے مسلمان بھی ہوں۔ اس کے بعد یہ نظام کیونکر عمل میں لایا جا سکتا ہے؟ اس میں بظاہر کیا کیا دشواریاں اور دقتیں ہیں؟ کورس کی کتابوں کا فقدان۔ اچھے اور قابل اساتذہ کا دستیاب ہونا، مالیہ کا انتظام۔ سرمایہ کی فراہمی وغیرہ ان امور پر بحث کی گئی ہر مسلمانوں کی تعلیم سے دلچسپی رکھنے والے اصحاب کو اس کا ضرور مطالعہ کرنا چاہئے۔ انھیں اس میں غور و خوض کے لئے ایک متعین اور مشخص پروگرام ملے گا جس میں بحث و گفتگو کے بعد مناسب ترمیم و تبدیل بھی ہو سکتی ہے اور خود مصنف نے بھی اس کو اسی مقصد سے شائع کیا ہے۔